



سوال

(222) تحریم و طلاق کی قسم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تحریم و طلاق کی قسم کھانے کا کیا حکم ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ یہ کہے کہ ”با حرام ام لافعلن کذا“ یا یہ کہے کہ ”لا افعل کذا“ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا عَلَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ ۚ ۱ ... سورة التحريم

”اے نبی! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو؟“

اور اپنی بیویوں سے ظہار کرنے والوں کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ اَنْتُمْ لَيَقُولُنَّ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ وَ زَوْرًا ۚ ۲ ... سورة المجادلہ

”بے شک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔“

نبی کریم ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا، بلاشبک و شبہ انسان کا یہ کہنا کہ

”با حرام ام لافعلن کذا“ بھی غیر اللہ کی قسم کھانے ہی کی ایک صورت ہے!

اس یہ قسم کھانا کہ علی الطلاق لافعلن کذا یا یہ کہنا کہ ”ان فعلت کذا فان ت طالق“ (اگر تو نے ایسا کیا تو تجھے طلاق) مکروہ ہے کیونکہ یہ طلاق تک پہنچانے کا سبب بن سکتا ہے اور کسی شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ نہ پسندیدہ ہے اور اگر کوئی بھولے کہ ”بالطلاق لافعلن کذا“ یا یہ کہے کہ ”لا افعل کذا“ تو یہ ایک امر منکر ہے کیونکہ غیر اللہ کی قسم جائز نہیں ہے۔



هدا ما عندي والهدا علم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص 343

محدث فتویٰ